OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 8, Issue 2 (April-June 2025)

دابۃ الارض کا مفہوم اور خروج: قرآن و سنت کی روشنی میں ایک مطالعہ

Conception and Appearance of *Dābbatul Arz*: A Study in the Light of Quran and Sunnah

Syed Shuhabuddin Shah
Assistant Professor, Govt: Degree Boys Collage Noshahro Feroze
Email: shuhabdinshah@gmail.com
Dr. Gul Muhammad Shar
Visiting Faculty Member, Shah Abdul Latif University Khairpur mir's
Email: gmsalu1214@gmail.com
Syed Munawar Ali Shah
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies, Shah Abdul Latif University Khairpur mir's
Email: munawar.naqvi@salu.edu.pk

Abstract

This Paper discusses *"Dābbatul Arz"* in the light of Quran and Sunnah. The word *Dābbah* is used nine times in Holy Quran. The literal meaning of word "Dabbah' is moving. According to Surah Numal verse NO. 82, "And when the time for the fulfillment of our world against them will come, we shall bring forth for them a beast from the Earth who will speak to them because people did not believe in Our Signs". The real discussion is that whether *Dābbah* is a beast or man. Majority of Scholars believe that it is a beast, However, there are strong evidences that it is a man.

Keyword: *Dābbatul Arz*, conception, appearance, Quran, Sunnah

CC BY

تعارف موضوع

اسلامی عقائد میں جس طرح اللہ تعالی کی ہستی و وجود پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے، کیوں کہ قیامت کا عقیدہ اسلامی بنیادی عقائد و ایمانیات میں سے ہے۔ جس طرح کفار و مشرکین اللہ تعالی کی توحید سے انکار کرتے تھے اسی طرح قیامت کے وجود اور مردوں کے زندہ ہونے کو بھی عجیب و غریب سمجھتے تھے۔

قرآن مجید میں ہے

و قال من یحی العظام و ھی رمیم۔ترجمہ: اور کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب کہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہونگی۔(1)

دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے

وان تعجب فعجب قولہم ء اذا کنا ترابا ء انا لفی خلق جدید۔

اگر تم عجب بات سننا چاہو تو کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا ہونگے (2)

قرآن و حدیث میں قیامت کے مختلف حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو بعینہٖ قیامت کے منظر کو اور کچھ قیامت کے علامات کو بیان کنندہ ہیں۔ ان میں سے ایک آیت

اذا وقع علیہم القول اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون(3)

اور جب ان کے بارے میں (عذاب) کا وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لیئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کردے گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ:

1. دابۃالارض کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگ اللہ کی نشانیوں کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیں گے۔
2. یہ مخلوق انسانوں سے بات کرے گی اور ان کے کفر وضلالت پر انہیں متنبہ کرے گی

ہمارا بحث اس آیت کے بارے میں ہے جب قیامت قریب ہوگی تو زمین سے اللہ تعالی دابہ کو نکالے گا دیکھتے ہیں کہ اس دابہ سے کیا مراد ہے ؟لغۃ میں دبّ یدبّ کی معنی زمین پر چلنا، مشی خفیف یعنی آہستہ چلنا کو کہتے ہیں زمین پر ہر چلنے والے کو دابہ کہا جاتا ہے اس سے گھوڑا بھی مراد لیا جاتا ہے (4) مترجمین اور مفسرین نے اس کی معنی زمین پر چلنے پھرنے والا کی ہے۔

ظاہر سی بات ہے کہ یہ کلی معنی ہے جس کے مختلف انواع مصداق ہو سکتے ہیں جیسے حشرات الارض حیوانات اور انسان۔

یہ معنی متعین ہونے کے بعد اس آیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ آیت میں دابہ کی کون سی نوع مراد ہے، آیا وہ دابہ کیڑا مکوڑا ہوگا کوئی حیوان ہوگا یا کوئی انسان ہوگا۔

اغراض ومقاصد

قرآن الٰہی کتاب ہے جس کے مفاہیم کو سمجھنا ہمارے فرائض میں سے ہے۔

قیامت ہمارے بنیادی عقائد میں سے ہے اسکے بارے میں فکر اور اس کی علامتوں کا علم ہمارے نفس کی اصلاح کا موجب ہوگا۔

دابہ الارض کے بارے میں مفسرین کی آراء سے آگہی حاصل کرنا اور ان میں سے صحیح مفہوم کو متعین کرنا۔

دابہ الارض کا مفہوم قرآن کی روشنی میں

قرآن میں دابہ کا لفظ 09 مرتبہ استعمال ہوا ہے کچھ مثال اس طرح ہیں۔

ما دلہم علی الموت الا دابہ الارض تاکل منساتہ۔۔۔(5)

ترجمہ: کسی چیز سے ان (سلیمان ع) کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو اسکی عصا کو کھا تا رہا۔

اس آیت میں دابہ سے مراد گھن کا کیڑا ہے اور کوئی حیوان یا انسان مراد نہیں ہے۔

وما من دابہ علی الارض الا علی اللہ رزقہا۔۔۔(6)

ترجمہ: زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اسکا رزق اللہ کے ذمے ہے۔

اس آیت میں تمام حشرات الارض حیوانات اور انسان مراد ہیں۔

واللہ خلق کل دابہ من مّاء فمنہم من یمشی علی بطنہ و منہم من یمشی علی رجلین۔۔(7)

ترجمہ: اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے کو پانی سے پیدا کیا ان میں سے بعض ایسے جو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں۔۔

اس آیت میں لفظ دابہ کے مصداق بیان ہوئے ہیں جو پیٹ کے بل چلے، جو دو پاؤں پر چلے اور جو چار پاؤں چلے یہ سب دابہ کہے جاتے ہیں ان میں دو پاؤں پر چلنے والوں میں انسان بھی آ جاتا ہے لہٰذا قرآن نے انسان کے لیئے دابہ کا لفظ استعمال کیا ہے کیوں کہ انسان بھی چلنے پھرنے والے جانوروں میں سے ہے۔

دابہ الارض سنت کی روشنی میں

جس طرح قرآن نے اس دابہ کا ذکر کیا ہے اسی طرح سے احادیث و روایات میں اس کا ذکر کثرت سے ہوا ہے مگر قران کی طرح احادیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ دابہ قرب قیامت میں ظاہر ہو گا۔

قیامت کی علامت دابہ الارض کا خروج

قیامت کی علامتوں میں سے ایک دابہ الارض کا خروج ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضہ سے منقول ہے جس کا حاصل یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک 10 نشانیاں نظر نہ آئیں گی اس وقت تک قیامت نہ آئے گی ان 10 نشانیوں میں سے ایک دابہ الارض کا خروج ہے۔(8)

عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ جس وقت آفتاب مغرب سے نکلے گا اس وقت یہ جانور بھی نکلے گا(9)

دابہ الارض کی ہیئت و کیفیت

احادیث و روایات میں اس جانور کی عجیب ہیئت و کیفیت بیان کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانور متعدد جانوروں کا مرکب و مجموعہ ہو گا کوئی بھی قاری پڑھنے کے بعد اپنے ذہن میں کوئی خاص مفہوم نہیں بٹھا سکتا۔

ابو زبیر کا قول ہے کہ اسکا سر بیل کے سر کے مشابہ ہو گا، آنکھیں خنزیر کے آنکھوں کے مشابہ ہو نگی، کان ہاتھی جیسے ہو نگے، سینگ کی جگہ اونٹ کی طرح ہو گی، شتر مرغ جیسی گردن ہو گی، شیر جیسا سینہ ہو گا، چیتے جیسا رنگ ہو گا، بلی جیسی کمر ہو گی، مینڈے جیسی دم ہو گی اور اونٹ جیسے پاؤں ہو نگے۔(10)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے وہ انسان کی شکل میں ہو گا اسکے پاؤں زمین میں ہو نگے۔(11)

روایت کی گئی ہے وہ ہر حیوان کی خصوصیت کا حامل ہو گا

قرطبی نے اپنی تفسیر میں دابہ سے صالح ع کی اونٹنی کا بچہ مراد لیا ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اس مراد سانپ ہے۔

دابہ الارض کی صفات

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دابہ عجیب قسم کا جانور ہے جب کہ اسکی اور صفات بھی عجیب بیان کی گئی ہیں ملاحظہ فرمائیں،

ابو داؤد طیالسی میں ہے کہ دابہ الارض کے ساتھ موسی علیہ السلام کی عصا اور سلیمان ع کی انگوٹھی ہو گی ہر مومن کے چہرے پر عصا سے نشان کرے گا تو چہرا منور ہو جائیگا اور کافر کے چہرے پر انگوٹھی سے نشانی لگا دے گا جو پھیل جائیگا اور اسکا چہرا سیاہ ہو جائیگا(13)

دابہ الارض کے خروج سے پہلے کے حالات

ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صہ سے اس آیت اذا وقع علیہم القول اخرجنا لہم دابہ من الارض۔۔کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب وہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دینگے (14)۔

دابہ الارض کا خروج کہاں سے ہو گا

اسکے خروج کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں

ایک روایت میں اسکے تین خروج بیان کئے گئے ہیں دو مرتبہ مکہ سے باہر ایک مکے میں۔ روایت کیا گیا ہے کہ دابہ کا خروج کعبہ اللہ کے سامنے کی جگہ سے ہو گا۔ حضرت حذیفہ یمانی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صہ سے عرض کیا کہ وہ کہاں سے بر آمد ہو گا تو آپ صہ نے فرمایا کہ سب سے بڑھ کر حرمت والی مسجد سے اس وقت عیسی ع طواف کر رہے ہو نگے، مسلمان آپ کے ساتھ ہو نگے کہ قندیل کی حرکت کی طرح ان کے قدموں کے نیچے زمین میں لرزہ پیدا ہو گا اور مشرقی جانب کوہ صفا پھٹ کر اس سے دابہ بر آمد ہو گا۔(15)

دابہ الارض انسان ہو گا

بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت علی رضہ نے فرمایا وہ دابہ ایسا نہیں ہو گا کہ اسکی دم ہو بلکہ وہ داڑھی والا ہو گا(16)

آپ کے اس کلام سے اس طرف اشارہ ہے کہ وہ آدمی ہو گا مگر ہو سکتا ہے کہ داڑھی کسی اور جانور کو بھی ہو جیسے جابلو بکرا اور بندر مگر انکو دم بھی ہے لہذا ایسا جانور جسے داڑھی ہو مگر دم نہ ہو یہ فقط انسان ہے۔ اللہ تعالی کے کلام میں بھی تکلم ہم کی صفت مخصص کے طور پر لے سکتے ہیں کہ وہ جانور نکلے گا گفتگو اور کلام کرے گا تو یہ انسان ہی ہو گا کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی قادر ہے جانور

کو قوت گویائی دے سکتا ہے مگر وہ جانور یہ کیوں کہے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے اس کا مطلب کوئی آدمی من جانب اللہ ہو گا جو اس طرح کلام کرے گا۔

کثیر روایات سے پڑھ چکے ہیں کہ اس جانور کے پاس عصائے موسیٰ ع اور خاتم سلیمان ع ہو گی اگر دابہ جانور ہے تو انبیاء کرام ع کے نوادرات اسکے پاس کیوں ہونگے اس سے بھی لازم آتا ہے کہ دابہ انسان ہو گا۔

دابہ الارض کا کلام کرنا

قرطبی نے لکھا ہے اللہ تعالی بہتر جانتا ہے اس لیئے بعض متاخرین نے کہاہے کہ زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ دابہ انسان ہو کلام کرتا ہو اہل بدعت و کفر سے مناظرہ کرتا ہو تا کہ وہ ختم ہو کر رہ جائیں تا کہ جو ہلاک ہو تو دلیل سے اور جو زندہ ہو تو دلیل سے زندہ رہے۔(17)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے لکھا ہے کہ دابہ بر آمد ہو گا اور تین چیخیں مارے گا جن کو مشرق و مغرب کے درمیانی شب سنیں گے اور جو اسکو دیکھے گا اس سے وہ کہے گا کہ اہل مکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پر یقین نہیں رکھتے تھے

بعض نے یہ کہاہے کہ دابہ لوگوں کے ایمان و کفر کی خبر دے گا کہ یہ مومن ہے یہ کافر ہے اور یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ دابہ فصیح عربی میں کلام کرے گا۔(18)

دابہ الارض کے بارے میں شیعہ مفسرین کی روایات

علامہ علی نقی نقوی اپنے تفسیر فصل الخطاب میں لکھتے ہیں

مگر لغوی معنی کے لحاظ سے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کوئی جانور ہو بلکہ بہت ممکن ہے کہ وہ کنایہ کسی انسان کامل سے ہو دابہ کی پوری حقیقت تقریبا تشابہات میں سے ہے بہر حال قرآن مجید کا انداز بتاتا ہے کہ وہ غیر معمولی مظاہرہ قدرت الہی ہو گا دنیا کو متنبہ کرنے کیلیئے جو عذاب الھی کے مستحق ہیں کے سامنے آئے گا(19)

قرآن نے بھی {منہم من یمشی علی رجلین} میں دابہ کا ایک مصداق انسان کو قرار دیاہے لھاذا یہ فقط کسی خاص مکتب کا نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ خود قرآن کے نہج کو ہی اپنانا ہے جب قرآن نے استعمال کیاہے تو بقیہ اشکالات کہ اس لفظ کا استعمال انسان کیلیئے قبیح و غیر مناسب ہے مردود اور بیجا ہو جاتے ہیں۔

شیعہ روایات میں اس دابہ الارض سے مراد امیر المومنین علی بن ابیطالب ہے۔

امام جعفر صادق ع سے منقول ہے ایک مرد نے عمار بن یاسر رضہ سے کہااے ابو یقظان ایک آیت قرآن میں ہے جس نے مجھے پریشان کردیا ہے عمار نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے اس نے کہا اذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابہ ----(چلنے پھرنے والا زمین سے نکلے گا لوگوں سے گفتگو کرے گا) بس یہ دابہ کون ہے ؟؟ عمار نے کہاواللہ میں نہ بیٹھوں گا نہ کھاؤں گا نہ پیئوں گا یہاں تک میں تجھ کو اس دابہ کو نہ دکھلا دوں، عمار اس مرد کو لیکر امیر المومنین علی ع کی خدمت میں آئے اور وہ حضرت اس وقت کھجور اور مسکہ کھارہے تھے اور عمار سے فرمایا کہ اے ابو یقظان تو بھی کھا، عمار حضرت علی ع کے پاس بیٹھ کر کھانے لگے اور مرد نے دیکھ کر بہت تعجب کیا اور جس وقت عمار کھڑے تو کہا سبحان اللہ تونے کہا تھا کہ نہ کھاؤں گا نہ پیئوں گا نہ بیٹھوں گا یہاں تک کہ تجھے دابہ الارض کو دکھلاؤں گا، عمار نے کہا تجھ کو دکھلا دیاہے اگر تو عقل رکھتا ہے تو سمجھ لے(20)

امام محمد باقرع فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا کہ میں صاحب رجعت، صاحب عصا، صاحب انگشتری اور دابہ ہوں جو کلام کرے گا(21)

صاحب عمدۃ البیان نے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ دابہ سے انسان مراد لینے پر اعتراض کرنا غلط ہے اور ناس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ دابہ کی معنی چلنے والا ہے تو کیا انسان چلنے والا نہیں۔

قیامت کے علامات میں سے ایک علامت دابۃ الارض کا خروج بھی ہے

لغوی طور پر زمین پر ہر چلنے والے کو دابہ کہتے ہیں ارشاد قدرت ہےوما من دابه فى الارض الاعلى الله رزقها۔ زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں ہے جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ لیکن عرف عام میں دابہ کی لفظ بالعموم چوپایہ اور بالخصوص گھوڑے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے برادران اسلامی کے مترجمین و مفسرین اس لفظ کی تفسیر جانور کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔(22)

الغرض دابۃ الارض کے خروج اور لوگوں سے اس کے باتیں کرنے پر تو سب مفسرین اسلام کا اتفاق ہے۔ جو کچھ اختلاف ہے وہ اس کیے مصداق میں ہے۔ سنی روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کوئی مخصوص قسم کا جانور ہو گا مگر شیعہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک انسان کامل ہو گا بلکہ بعض اخبار و آثار سے واضح و آشکار ہوتا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنين علي بن ابي طالب (علیہ السلام) ہوں گے جو زمانہ رجعت میں صفاء و مروہ کے درمیان ظہور فرمائیں گے اور ان کے پاس جناب موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اور جناب سلیمان کی انگوٹھی ہوگی اور صاحب میسم ہوں گے وہ مومن و کافر کی پیشانی پر ایمان و کفر کی مہر لگائیں گے۔(23)

صاحب تفسیر کشف رحمان فرماتے ہیں جب ان لوگوں پر بات پوری ہونے والی ہوگی اور جب وعدہ قیامت ان لوگوں پر پورا ہونے کو ہو گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا اس لئے کہ یہ منکر ہماری آیات کا یقین نہیں کیا کرتے تھے یعنی اس جانور کا نکلنا علامات قیامت میں سے بڑی علامت ہو گا اور چونکہ یہ مغرب سے طلوع آفتاب کے وقت ہو گا اس لئے اس وقت ایمان لانا معتبر نہ ہو گا۔

حضرت شاہ صاحب (رح) فرماتے ہیں قیامت سے پہلے صفا پہاڑ مکہ کا پھٹے گا اس میں سے ایک جانور نکلے گا لوگوں سے باتیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں اور چھپے منکروں کو جدا کردے گا نشان دے کر کہتے ہیں اس جانور کا نام جساسہ ہو گا اور یہ بہت طویل القامت ہو گا روایات بہت مختلف ہیں جس قدر حضرت شاہ صاحب (رح) نے فرمایا وہی صحیح ہے اس کے خروج سے مخلص مسلمان اور منافق متمیز ہو جائیں گے۔(24)

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دابہ برآمد ہو گا' اس کے پاس موسیٰ کا عصا اور سلیمان کی انگشتری ہو گی' مؤمن کے چہرہ کو لاٹھی کے نشان سے چمکدار بنادے گا اور کافر کی ناک پر انگشتری کا نشان بنادے گا یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے تو ایکدوسرے کو کہے گا: اے مؤمن اور دوسرے کہے گا: اے کافر۔۔

حضرت ابوامامہ راوی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دابہ برآمد ہو گا اور لوگوں کی ناکوں پر نشان لگادے گا۔ اس کے بعد بھی لوگ (مدت تک) زندہ رہیں گے یہاں تک کہ بعض لوگ جانور خرید کر لائیں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا: تم نے یہ جانور کس

سے خریدا؟ وہ جواب دیں گے: مہر زدہ آدمی سے۔ رواہ احمد۔ حضرت ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جمعہ کی رات کو دابہ بر آمد ہو گا۔ لوگ منا کی طرف جارہے ہوں گے۔ ابن ابی شیبہ 'عبد بن حمید' ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حسن کا بیان نقل کیا ہے: موسیٰ نے اپنے رب سے خواہش کی کہ مجھے دابتہ الارض دکھادیا جائے (االلہ نے دعا قبول فرمائی اور) چناچہ دابہ تین دن رات (برابر) نکلتا رہا۔ خلا میں جاتا رہا اور اس کا کوئی کنارہ نظر نہ آتا تھا۔ حضرت موسیٰ نے ہیبت ناک منظر دیکھ کر درخواست کی: اے میرے رب! اس کو لوٹا دے۔ اللہ نے اس کو لوٹا دیا.

بغوي نے اپنی تفسیر میں علی بن ابیطالب سے بیان کیا ہے وہ دابۃ ایسا دابۃ نہ ہو گا جس کی دم ہو بلکہ داڑھی والا دابۃ ہو گا۔ آپ کا اس کلام سے اس طرف اشارہ ہے کہ وہ آدمی ہو گا (چوپایہ نہ ہو گا).

نتیجہ بحث

دابہ الارض کی صفات قرآن میں پڑھنے کے بعد کہ وہ دابہ گفتگو وکلام کرے گا اور کہے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے اور احادیث میں ہے کہ اسکے پاس موسی علیہ السلام کی عصا سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی خصوصا امیر المؤمنین علی ؑ کا فرمان کہ اسکو دم نہ بلکہ داڑھی ہو گی، عصا اور انگوٹھی سے انسانوں کو نشان کرے گا تو مؤمن اور کافر واضح ہو جائے گا یہ نشان خوفناک جانور کیسے لگائے گا لوگ اسکے خوف سے ہی مر جائیں گے۔ لھاذا نتیجہ بحث یہ ہے کہ دابہ سے مراد جانور نہ بلکہ انسان ہو گا۔ اور انسان بھی ایسا جس کا انسانوں پہلے رابطہ اور واسطہ رہ چکا ہو تب تو آکر کہے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

حوالاجات

(1) قرآن مجید، سورہ یس آیت 78۔

(2) قرآن مجید، سورہ رعد آیت 05۔

(3) قرآن مجید، سورہ نمل آیت 82۔

(4) کتاب العین مکتبہ الشاملہ

(5) قرآن مجید، سورہ سبا آیت 14۔

(6) قرآن مجید، سورہ ہود آیت 06

(7) قرآن مجید، سورہ نور آیت 45

(8) سجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی، ابوداؤد مکتب شاملہ

(9) نیشاپوری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم مکتب شاملہ

(10) آلوسی، محمود بن عبداللہ، تفسیر روح المعانی مکتب شاملہ

(11) قرطبیؒ، شمس الدین، تفسیر قرطبیمکتب شاملہ

(12) قرطبیؒ، شمس الدین، تفسیر قرطبیؒ مکتب شاملہ

(13) ترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذیمکتب شاملہ

(14) سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، تفسیر در منثور مکتب شاملہ
(15) بغوی، محی السنہ، حسین بن مسعود، معالم التنزیلمکتب شاملہ
(16) بغوی، محی السنہ، حسین بن مسعود، معالم التنزیل مکتب شاملہ
(17) قرطبیؒ، شمس الدین، تفسیر قرطبیؒ مکتب شاملہ
(18) پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری ایزی قرآن و حدیث
(19) نقوی، علامہ علی نقی، تفسیر فصل الخطاب ایزی قرآن و حدیث
(20) سید، عمار علی، تفسیر عمدہ البیان ایزی قرآن و حدیث
(21) سید، عمار علی، تفسیر عمدہ البیان ایزی قرآن و حدیث
(22) نجفی، محمد حسین، تفسیر فیضان الرحمان، ج4، ص304
(23) نجفی، محمد حسین، تفسیر فیضان الرحمان، ج4، ص304
(24) دھلوی، احمد سعید تفسیر کشف رحمان، 111